از عدالتِ عظمیٰ

ٹی وینکٹانارائن و دیگراں

بنام

شریمتی وینکٹاسبمّاّ (متوفی) و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 29 مارچ، 1996

[کے راموسامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

ثبوت ایکٹ، 1872:

دفعہ 65 - ثانوی ثبوت - مدعی کی طرف سے حکم امتناعی کا مقدمہ جس میں مدعا علیہ کو جائیداد کو فروخت یا منتقل کرنے سے روکا گیا ہو - مدعا علیہ جس نے جائیداد متدعویہ کو اپنی مطلق العنان جائیداد کے طور پر دعوی کیا تھا، اس سے پہلے کے مقدمے میں فریقین کے درمیان سمجھوتے کا تصفیہ نامے کے تحت آیا تھا - زیر التواء مقدمے کے دوران مدعا علیہ کا انتقال ہو گیا - قانونی نمائندے ایک وصیت کے بذریعے دعوی کرتے ہوئے ریکارڈ پر آئے کہ مبینہ طور پر مدعا علیہ نے اسے عمل درآمد دے دی ہے — انہوں نے الزام لگایا کہ اصل وصیت گم ہو گئی ہے اور ثانوی ثبوت پیش کرنے کی کوشش کی - ٹرائل کورٹ نے ثانوی ثبوت پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا - عدالتِ عالیہ نے ثانوی ثبوت جمع کرنے کی اجازت دے دی - قرار پایا کہ، عدالت عالیہ نے حکم امتناعی کے لیے مقدمے میں ثانوی ثبوت کو شامل کرنے کی ہدایت میں قانون اور دائرہ اختیار کی غلطی کا ارتکاب کیا تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ وصیت کو مبینہ طور پر مدعا علیہ کے ذریعے عملایا گیا تھا - سمجھوتے کے تصفیہ کا اثر زیر التواء مقدمے کا موضوع ہے - مدعا علیہ کو جو بھی حقوق دستیاب تھے وہ قانونی نمائندوں کو دستیاب ہوں گے - یہ جواب دہندہ کے لیے وصیت کے تحت اپنے حقوق، اگر کوئی ہوں، قائم کرنے کے لیے کھلا ہو گا - لیکن مقدمے کی سماعت سمجھوتے کے ڈگری کی تشریح تک محدود ہو گی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 7107، سال 1996۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دیوانی نظر ثانی پٹیشن نمبر 1935، سال 1992 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 5.11.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے مس گنونت دتا اور پی گور۔

جواب دہندگان کے لیے پی ایس نرسمہا اور وی جی پرگاسم۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے وکیل کو سنا ہے۔

مانا جاتا ہے کہ ٹی رمیش چندر چودھری اور ان کی والدہ شریمتی ٹی وینکٹا سبّمّا نے ان کے درمیان تقسیم کے مقدمے میں سمجھوتہ کیا تھا۔ سمجھوتہ کا تصفیہ نامہ 28 اگست 1969 کو ضلع عدالت، کھمم کے ذریعے منظور کیا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد جب شریمتی وینکٹا سبّمّا سمجھوتے کے تصفیہ نامہ کے تحت اسے دی گئی جائیدادوں کو فروخت یا منتقل کرنے کی کوشش کر رہی تھی، تو اپیل گزاروں نے کھمم میں ضلع منصف کی عدالت میں او ایس نمبر 89/313 دائر کیا تاکہ اسے جائیداد کو الگ کرنے سے مستقل حکم امتناعی دیا جا سکے۔ مقدمے میں مقابلہ اس سوال کے گرد مرکوز ہے کہ آیا وینکٹا سبّمّا کو سمجھوتے کے تصفیہ نامہ کے تحت ایک مکمل جائیداد ملی تاکہ وہ جائیدادوں کو تیسرے فریق کو منتقل کر سکے یا اس کے تحت اس کی ایک محدود جائیداد تھی جو ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کی دفعہ 14 (2) کے تحت آتی ہے۔ زیر التواء مقدمے کے دوران، وہ مر گئی۔ جواب دہندگان آرڈر 22 قاعدہ 4 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت ریکارڈ پر آئے ہیں جس میں دعوی کیا گیا ہے کہ وینکٹا سبّمّا نے اس کے حق میں ایک وصیت پر عمل درآمد کیا تھا۔ یہ بھی دعوی کیا گیا کہ اس نے اصل وصیت کھو دی تھی اور شواہد ایکٹ کی دفعہ 65 کے تحت ثانوی ثبوت پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔ ضلع منصف نے اسے ثانوی ثبوت پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد اس معاملے پر نظر ثانی کی گئی۔ اے پی کی عدالت عالیہ نے 5 نومبر 1993 کو دیوانی نظر ثانی پٹیشن نمبر 92/1935 میں دیے گئے متنازعہ حکم میں ثانوی ثبوت جمع کرنے کی ہدایت دی۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

واحد سوال یہ ہے کہ کیا مدعاعلیہ اس مبینہ وصیت کو ثابت کرنے کے لیے ثانوی ثبوت پیش کرنے کا حقدار ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے وینکٹا سبّمّا نے اس کے حق میں نافذ کیا؟ تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ تقسیم کے مقدمے میں، جانشینی ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد، یعنی 28 اگست 1969 کو وینکٹا سبّمّا نے اپنے بیٹے کے ساتھ سمجھوتہ کیا تھا اور اس میں موجود کھاتوں کے ساتھ ایک ڈگری حاصل کیا تھا۔ اس تصفیہ نامہ کا کیا اثر ہے زیر التواء مقدمے کا موضوع ہے۔ اس کے تحت جو بھی حقوق اس کے لیے دستیاب تھے وہ مدعاعلیہ کے لیے دستیاب ہوں گے جو قانونی نمائندے کے طور پر ریکارڈ پر آیا ہے۔ حکم امتناعی کے محض مقدمے کو وصیت کی جانچ کے مقدمے میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا جہاں وصیت ثابت کی جاتی ہے۔ اگر وصیت کو قانون کے مطابق ثابت کرنا ہے، تو اسے بھارتیہ جانشینی ایکٹ کے تحت فراہم کردہ طریقہ کار کے مطابق اہلیت اور دائرہ اختیار رکھنے والی عدالت میں جانچ کے ذریعے ہونا چاہیے۔ یہ طریقہ کار محض ایک حکمِ امتناعی کے مقدمے کو وصیت نامے کی توثیق کے مقدمے میں تبدیل کرنے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس بنیاد پر فریقین کو یہ ہدایت دی جا سکتی ہے کہ وہ حالات کے مطابق اصل یا ثانوی شہادت پیش کریں۔ عدالت عالیہ نے وینکٹا سبّمّا کے ذریعے مبینہ طور پر عمل میں لائی گئی وصیت کو ثابت کرنے کے لیے حکم امتناعی کے لیے مقدمے میں ثانوی ثبوت شامل کرنے کی ہدایت دینے میں قانون اور دائرہ اختیار کی غلطی کی ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ضلع منصف کے حکم کی تصدیق کی جاتی ہے۔ مدعاعلیہ کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ قانون کے مطابق، وصیت کے تحت اپنے حقوق، اگر کوئی ہوں، قائم کرے، لیکن مقدمے کی سماعت، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، سمجھوتے کے ڈگری کی تشریح تک محدود ہوگی۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document